اج کل ایک کمپنی ہے جس پرخود کو آن لاین رجسٹر کرنا پڑتاہے۔اس کے بعد کمپنی اپ کو ایڈ دکھاتے ہیں جس پر اپ نے کلک کرنا ہے۔ کلک کرنے کے بعد کچھ پوائنٹ ملتے ہیں۔ اور اس پوائنٹ کے بدلے میں ڈالر ملتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ اگر اپ کسی اور کو لنک بھیج کر رجسٹر کرواتے ہو تو اس کے بدلے بھی اپ کو پوائنٹ ملتے ہیں۔ اوراس کی کمایی سے بھی اپ کو پوائنٹ ملتے رہتے ہیں۔

تیسرا یہ کہ اگرہم کمپنی میں پیسے انویسٹ کرتے ہیں۔ انویسٹ کرنے کیلیے کمپنی میں پیسے جمع کرتے ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ تو اس انویسٹمنٹ کے بدلے بھی اپ کو پوائنٹ ملتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ مذکورہ کمپنی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔

دارالافتاء ۸۱۲۱۵۰

نیچے کچھ لنک ہے۔ مزید رہنمایی کلیے۔

Company Websie .... https://www.prpal.com/

کمایی کیسے کی جاتی ہیں۔ اس ویڈیو میں ہے۔

Scanned by CamScanner

الجواب حامداو مصلیا

(۱)۔۔۔ سوال کے ساتھ مرسلہ لنک کو دیکھا گیا، جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص اس کمپنی میں رجسٹر ہونے کیلئے پچاس ڈالر ($50) کے عوض ایک ایڈپاور خریدتا ہے جسکے نتیجے میں اسے یومیہ کچھ کلک کی مقدار کا حق حاصل ہوتا ہے جسے وہ پندرہ مہینے کے دورانیہ میں استعمال کر سکتا ہے۔ یہ مدت گذرنے کے بعد اس کا مذکورہ حق ختم ہو جائے گا، اور اسے کلک کے ذریعے پیسے بنانے کا اختیار نہیں ہوگا، خواہ اس نے اختتام مدت پر اپنے مجموعی کلک کی تعداد مکمل نہ کی ہو۔ اپنے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے وہ روزانہ بارہ کی تعداد تک اشتہارات (ads) پر کلک کر سکتا ہے جس پر وہ کچھ اجرت کا مستحق بن جائے گا، اسی طرح وہ شخص اگر پندرہ مہینے کے دورانیہ کیلئے مقرر کردہ کلک کی تعداد مکمل کرلے تو اس عمل پر کمپنی کی جانب سے اجرت کا مستحق ہوگا، لیکن یہ اجرت متعین نہیں ہوتی بلکہ اس میں کمی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

نیز اس کمپنی میں اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو لنک بھیج کر بلاواسطہ اور بالواسطہ رجسٹر کرایا جاسکتا ہے، بلاواسطہ رجسٹر کرانے کی صورت میں آپ کو انکی لگائی ہوئی رقم کا پانچ فیصد 5% اور بالواسطہ رجسٹر کرانے کی صورت میں انکی لگائی ہوئی رقم کا 0.5% بطور کمیشن آپ کو دیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اس کاروبار کی فقہی تکییف اجارہ کی ہوگی کہ مذکورہ کمپنی کلک کرنے کے عمل کی اجرت ادا کرتی ہے، اور ہر ایڈپاور کے عوض عمل (ایڈ پر کلک کرنا) کی تعداد (روزانہ بارہ کلک کرنا) اور اس کا وقت (پندرہ مہینے) فریقین کے درمیان طے شدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کو شریک کروانے پر انکی رقم کا جو پانچ فیصد 5% ملتا ہے اسکی حیثیت "اجرۃ الدلال" کی ہوگی۔

اس فقہی تکییف کے مطابق مذکورہ کمپنی میں رجسٹر ہونے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس میں رجسٹر ہونا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل مفاسد اور خرابیاں پائی جاتی ہیں:

(الف)۔ اس کمپنی میں رجسٹر ہونے کیلئے آغاز میں پچاس ڈالر کے عوض جو ایڈپاور حاصل کیا جاتا ہے، وہ رشوت ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

(ب)۔ مذکورہ معاملہ میں دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں کلک کرنے والا ایک ہی شخص کئی بار کلک کرتا ہے جس سے یہ تاثر دیا جاسکتا ہے کہ اس اشتہار کو دیکھنے والے (viewers) بہت سے اشخاص ہیں، جو

دارالافتاء

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

اشتہار دینے والوں کی ریٹنگ (rating) بڑھانے میں معاون ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ بات خلافِ حقیقت ہونے کی وجہ سے دھوکہ دہی ہوگی جو کہ جائز نہیں۔

(ج) تیسری خرابی یہ ہے کہ اس عقدِ اجارہ میں عمل اور وقت دونوں کو معقود علیہ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں کلک کی مجموعی تعداد اور کلک کرنے کی مدت دونوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا یہاں عمل اور وقت دونوں کو ایک ساتھ معقود علیہ قرار دینے کی خرابی لازم آرہی ہے جس کی وجہ سے یہ عقدِ اجارہ فاسد ہے۔ لہٰذا اس میں شریک ہونا درست نہیں۔

(۲)۔۔۔چونکہ یہ معاملہ شرعاً ناجائز ہے، لہٰذا اس میں لنک بھجوا کر دوسروں کو رجسٹر کروانا اور اس پر اجرت (کمیشن) لینا بھی جائز نہیں۔ (ماخذہ فتویٰ نمبر ۱۷۵۷/۶۰)

سنن أبي داود (۳/ ۳۰۰)

عن عبد الله بن عمرو، قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶/ ۴)

هي) لغة: اسم للأجرة وهو ما يستحق على عمل الخير ولذا يدعى به، يقال أعظم الله أجرك. وشرعا (تمليك نفع) مقصود من العين (بعوض) حتى لو استأجر ثيابا أو أواني ليتجمل بها أو دابة ليجنبها بين يديه أو دارا لا ليسكنها أو دراهم أو غير ذلك لا ليستعمله بل ليظن الناس أنه له فالإجارة

(قوله مقصود من العين) أي في الشرع ونظر العقلاء، بخلاف ما سيذكره فإنه وإن كان مقصودا للمستأجر لكنه لا نفع فيه وليس من المقاصد الشرعية فاسدة في الكل، ولا أجر له لأنها منفعة غير مقصودة من العين

الدر المختار (۶/ ۵۸)

(أو) استأجر (حمارا ليحمل له كذا) كقفيز دقيق (اليوم بدرهم) فسدت عند الإمام لجمعه بين العمل والوقت ولا ترجيح لأحدهما فيفضي للمنازعة

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶/ ۵۹)

(قوله فيفضي للمنازعة) فيقول المؤجر المعقود عليه: العمل والوقت ذكر للتعجيل ويقول المستأجر: بل هو الوقت والعمل للبيان.

وقال الصاحبان: هي صحيحة، ويقع العقد على العمل، وذكر الوقت للتعجيل تصحيحا للعقد عند تعذر الجمع بينهما فترتفع الجهالة. ثم اعلم أن هذا الخلاف أيضا فيما إذا كان العمل مبين المقدار معلوما حتى يصح

جاری ہے۔۔۔

دار الافتاء

لكونه معقودا عليه في اسم الوقف فيفسد ولذا قال البحر له كسبا فيفسد

مطلب: فلو لم يبين صح؛ لأنه جهالة كأنه لم يذكر إلا الوقت

(۳) ۔۔۔ اس کمپنی کی انویسٹمنٹ کا طریقہ کار ہماری معلومات کی حد تک مبہم ہے، جب تک مذکورہ کمپنی کی انویسٹمنٹ کا تفصیلی طریقہ کار معلوم نہیں ہوتا اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب

[illegible]

[illegible]

۲۲ [illegible] ۱۴۴۰ھ

۱۷ [illegible] ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی [illegible]

۲۲/۶/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

[illegible]

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲ جمادی الثانیہ ۱۴۴۰ھ

۱۷ [illegible] ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد عبداللہ [illegible]

۲۲-۶-۱۴۴۰ھ

دارالافتاء
۸۱۲۱۵
۲۲/۶/۱۴۴۰ھ

نائب مفتی
جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner